



جہادی الٹوں ۱۳۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلڈست

ملفوظات امیر اہل سنت (قطع: 105)

# مظلوم جانور کی امداد



- کیا بکریاں پالنا سُنّت ہے؟ 3
- دل کی بیماری کا مجرب روحانی علاج 7
- قطب مدینہ کا مبارک خلیہ 6
- جانور نیچ کر میلاد کا انگر کرنا کیسا؟ 10

## ملفوظات:

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بیانی و بوت اسلامی، حضرت مسیح موعود اعلیٰ علیہ السلام

**محمد ایاس عطار قادری رضوی** پیغمبر، مکتبہ، انتشارات، مجلس المدینۃ للعلمیۃ (بوت اسلامی)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْبُرُّسَلِمِينَ

أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

## مظلوم جانور کی امداد<sup>(۱)</sup>

شیطان لا کھ سُستی دلائے یہ رسالہ (۱۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

### ذرود شریف نہ پڑھنے کا نقسان

ایک شخص کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں آگ پوچنے والوں کی ٹوپی پہنے دیکھ کر اس کا سبب پوچھا تو بولا: حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام مبارک جب کبھی آتا تو ذرود شریف نہیں پڑھتا تھا، اس وجہ سے مجھ سے معرفت اور ایمان چھین لئے گئے۔<sup>(۲)</sup>

صلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صلَّوٰعَلَیُّ الْحَسِيبُ!

### مظلوم جانور کی امداد

**سوال:** کیا جانور کی امداد کرنے پر اجر ملتا ہے؟

**جواب:** جی ہاں! حدیث پاک میں تذکرہ ہے کہ ”ایک بہت ہی گناہ گار شخص تھا، وہ کنویں کے پاس سے گزرا، اُس نے دیکھا کہ ایک کُتا گیلی میں چاٹ رہا ہے، اُس کی باہر نکلی ہوئی زبان دیکھ کر اُس شخص کو اندازہ ہوا کہ یہ کُتا بہت پیاسا ہے، اُس نے اپنا موزہ اُتارا، موزے میں پانی بھر کر پانی زکلا اور اُس کتے کو پلا دیا۔ اللہ کریم کو اُس کی یہ نیکی پسند آگئی اور اُس کی بخشش ہو گئی۔“<sup>(۳)</sup> جانوروں پر رحم کرنا اور ان کی امداد کرنا نابرے ثواب کا کام ہے۔ بعض بچے میں کوچھ سے گردادیتے ہیں، مارتے ہیں اور دم سے اٹھا کر پھیک دیتے ہیں۔ انہیں سمجھانا چاہیے، کیونکہ وہ ناجھی میں ایسا کرتے ہیں۔ جانور چاہے میں ہو

۱..... یہ رسالہ ۹ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ بہ طابق 4 جنوری 2020 کو عالمی ہدفی مرکز فیضان مدینہ کراچی میں ہونے والے ہدفی مذاکرے کا تحریری مددستہ ہے، جسے التبدیلۃ العلییۃ کے شعبہ ”ملفوظات امیر الامم“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر الامم)

۲..... سبع سنابل، سنبلۃ اول در عقائد ومذاہب، ص ۳۵۔

۳..... بخاری، کتاب الادب، باب بر حمۃ النّاس و الباهم، ۱۰۳/۲، حدیث: ۶۰۰۹۔

یا کتا ہو، اللہ پاک کی مخلوق ہے، اُسے بلا وجہ ایذ نہیں دینی چاہیے، کیونکہ یہ گناہ ہے۔ حکیم الامم مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ”مظلوم جانور اور مظلوم کافر کی بدعا بھی مقبول ہے۔“<sup>(1)</sup> اسلام نے ظلم کا رد کیا ہے، اسلام میں ظلم ہے ہی نہیں۔ ہمیں پیار محبت دینی ہے اور ظلم سے بچنا ہے۔ جانوروں پر رحم کھاتے ہوئے انہیں کھلانا پلانا چاہیے، کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ ”ہر تر جگروالی جان میں آجر ہے۔“<sup>(2)</sup> ہم جانور کے ساتھ احسان و بھلائی کریں گے تو توب ملے گا۔

## ڈولھاؤں کا ایک دوسرے کے تباہ کے تباہ استعمال کرنا کیسا؟

**سوال:** شادی کے موقع پر ڈولھا یا ڈولہن کو جو تباہ ملتے ہیں کیا ان پر دونوں کا حق ہوتا ہے؟ یا جسے تحفہ ملا تھا صرف اُسی کا حق ہوتا ہے؟

**جواب:** جس کو تحفہ ملا ہے وہی تحفے کا مالک ہے،<sup>(3)</sup> اُس کی اجازت کے بغیر وہ چیز استعمال نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر ایک دوسرے کو خوشی خوشی دینا چاہیں تو منع نہیں ہے۔

## کیا بکریاں پالنا سُنّت ہے؟

**سوال:** کیا بکریاں پالنا سُنّت ہے؟ (سوال کے ذریعے Facebook)

**جواب:** جی ہاں! سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بکریاں حاضر رہتی تھیں، بلکہ مخصوص ڈودھ پلانے والی بکریاں بھی تھیں۔<sup>(4)</sup> ایک روایت ہے کہ گھر میں بکری کا ہونا محتاجی کے 70 دروازے بند کر دیتا ہے۔<sup>(5)</sup> یعنی گھر میں بکری رکھنا اتنا مفید ہے۔ گھر سے مراد یقیناً Bed room (یعنی سونے کا کمرہ) تو ہو نہیں سکتا، اس سے مُراد گھر کی وہ مناسِب جگہ ہے جہاں بکری رکھی جا سکتی ہو۔

۱ ..... مرآۃ المناجح، ۳/۳۰۰۔

۲ ..... بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، ۱۰۳/۲، حدیث: ۶۰۰۹۔

۳ ..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الشرکۃ، الباب الاول فی بیان انواع الشرکۃ، الفصل الاول، ۳۰۱/۲ ماماخوذ۔

۴ ..... عمدة الفاری، کتاب الرائق، باب کیف کان عیش النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ ... الخ، ۵۳۹/۱۵، تحت الحدیث: ۶۲۵۹۔

۵ ..... فردوس الاخبار، باب الشین، ۱۲/۲، حدیث: ۷۱۔

## کیا سلام کا جواب با آوازِ بلند دینا واجب ہے؟

**سوال:** کیا سلام کا جواب با آوازِ بلند دینا واجب ہے؟ (Facebook کے ذریعے سوال)

**جواب:** اتنی آواز سے سلام کا جواب دینا واجب ہے کہ جس نے سلام کیا ہو وہ سن لے۔<sup>(1)</sup> ہمارے ہاں ویسے چیختہ رہتے ہیں، لیکن سلام کا جواب دل میں دیتے ہیں۔ ہونٹ پل جائیں تو یہ بھی بڑا احسان ہے۔ خالی ”ہوں“ کہہ کر مُندی ہلا دیں گے، یا ہاتھ ہلا دیں گے یا Salute (یعنی فوجی سلام) کر دیں گے۔ سلام نہیں ہے۔ سلام کے آفاظ شریعت نے مقرر کئے ہیں: ”السلام عَلَيْكُمْ“ اگر صرف ”وعَلَيْكُمْ“ کہا تب بھی جواب ہو گیا،<sup>(2)</sup> لیکن لوگ اتنا بھی نہیں کہتے۔ اگر ساتھ میں ”وَرَحْمَةُ اللهِ“ کہیں تو مزید 10 نیکیاں ملتی ہیں اور اگر ”وَبَرَكَاتُهُ“ بڑھایں تو اور 10 نیکیاں مل جاتی ہیں، یوں ”السلام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ“ کہنے والے کو 30 نیکیاں ملتی ہیں۔<sup>(3)</sup> درست سلام سیکھنا چاہیے اور جواب کا تلفظ بھی درست ہونا چاہیے۔ یہ سیکھنے سے ہی آئے گا اور اس کے لئے کوشش کرنی پڑے گی۔

## تجارت کے مسائل نہ سیکھنا کیسا؟

**سوال:** تجارت کرنے والے بعض لوگوں کو اگر یہ کہا جائے کہ آپ اپنے کاروبار کے بارے میں شرعی راہنمائی لے لیجھے یاد از الا فاقہلے جائیے تو وہ کہتے ہیں کہ ”نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی کسی کا پیسہ کھاتے ہیں، پوری زکوٰۃ بھی دیتے ہیں، اس لئے ہمیں شرعی راہنمائی لینا ضروری نہیں ہے۔“ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟<sup>(4)</sup>

**جواب:** اگر میں یہ کہوں کہ ”اس دور میں 99.9 Businessman (یعنی تاجر) ایسے ہیں جن کو Business (یعنی تجارت) کے مسائل معلوم نہیں“ تو شاید یہ مبالغہ نہ ہو۔ صرف باقیں کر رہے ہوتے ہیں کہ ”ہم تو اللہ اللہ کر رہے ہیں، ہمیں زیادہ لمحہ نہیں ہے، بچوں کے لئے روزی روٹی کماتے ہیں بس“ حالانکہ حرام گھسیٹ گھسیٹ کراپنے اکاؤنٹ میں بھر

۱..... رد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۲۸۳ ماماخوذًا۔

۲..... رد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۲۸۳ ماماخوذًا۔

۳..... ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ما ذكر في فضل السلام، ۳۱۵/۲، حدیث: ۲۶۹۸۔

۴..... یہ سوال شعبہ ملفوظات امیر الست کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر الست ذات بکاشتم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر الست)

رہے ہوتے ہیں اور انہیں اس کا پتا بھی نہیں چلتا۔ یہ سمجھ رہے ہو تے ہیں کہ ”میں نے کون سی شراب کی ڈکان کھولی ہے، یا میں کون سامود کا کام کر رہا ہوں“ حالانکہ بات بات پر جھوٹ بول رہے ہو تے اور دھوکہ دے رہے ہو تے ہیں۔ ان چیزوں کو یہ Serious (سمجھیدہ) ہی نہیں لیتے، سمجھتے ہیں کہ ”کاروبار میں یہ سب چلتا ہے، ان چیزوں کے بغیر کاروبار کیسے ہو گا؟ جھوٹ نہ بولو تو چیزیکتی ہی نہیں ہے“ نَعُوذُ بِاللَّهِ! یہ شیطان کا بنایا ہوا ذہن ہے۔ جب یہ حال ہو گا تو بُرَكَت کیسے ہو گی؟ نمازوں میں دل کیسے لگے گا؟ خُشُوع و خُضُوع کیسے آئے گا؟ رِقْت کیسے آئے گی؟ گناہوں سے نفرت کیسے بڑھے گی؟ جو کاروباری حضرات مجھے سن رہے ہیں وہ ”دَأْرُ الْأَفْتَاءِ الْإِسْنَتْ“ سے اپنے کاروبار کی Scanning (یعنی تفہیش) کروالیں، اس کے لئے باقاعدہ حاضر ہونا پڑے گا، یا اگر حاضر ہونا ممکن نہیں تو اظر نیٹ وغیرہ کے ذریعے ہی رابطہ کر لیں اور اپنے کاروبار کی شرعی راہ نمائی لیں۔ اس کے بغیر اپنے بال پچھوں کو خال روزی کھلانا بہت مشکل ہے۔ میں نے بالکل دو ٹوک اور جزل بات کی ہے، کسی کے کاروبار پر کوئی حکم نہیں لگایا۔ سب کو مسائل سیکھنے چاہئیں۔ ملازم ہیں تو ملازمت کے اور سیٹھیں تو تو زم رکھنے اور سیٹھ بندے کے مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ (۱) اگر یہ کہیں گے کہ ”یا! ہم اس چکر میں نہیں پڑتے“ تو قیامت کے دن بھی کہہ دینا کہ ”ہم اس چکر میں نہیں پڑتے۔“ نَعُوذُ بِاللَّهِ! کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنم میں ڈال دیا جائے۔ جب ہم دنیا میں آئے ہیں اور الْحَمْدُ لِلَّهِ مسلمان ہیں تو ہمیں اللہ و رسول کے احکامات مانے ہی پڑیں گے، اس کے بغیر چھکارا نہیں ہے۔ جب تک کوشش نہیں کریں گے تو کچھ نہیں ہو گا۔ اللہ کریم ہم کو کوشش کرنے والا بنائے۔

## مسح کرنے کے لئے موزہ کیسا ہونا چاہیے؟

**سوال:** بازار میں مختلف قسم کے موزے ملتے ہیں، بعض میں لٹخن چھپ جاتے ہیں اور بعض میں چھپتے، ان پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** مسح کے تعلق سے ”بہارِ شریعت“ جلد 1 صفحہ نمبر 363 سے موزوں پر مسح کرنے کے مسائل کا Chapter (یعنی باب) شروع ہو رہا ہے، اس میں سے چند مسائل پڑھ کر شناخت کی کوشش کرتا ہوں: جس پر غسل فرض ہے وہ

موزوں پر منتہج نہیں کر سکتا۔ عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں۔ موزے ایسے ہوں کہ ٹھنے چھپ جائیں (پاؤں کے پتھے اور پاؤں کی بھی ہڈی کے جوڑ کا ابھرا ہوا حصہ ٹھننا کہلاتا ہے) اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔ (موزہ ایسا ہو کہ) اُس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔ (موزہ) چھڑے کا ہو یا صرف تلاچھڑے کا اور باقی کسی اور دبیز (یعنی موٹی) چیز کا جیسے کرچ وغیرہ (ریگرین بھی چل جائے گا، کسی بھی سخت چیز کا بنا ہوا ہو)۔ مسوتی یا اونی موزے (یا کاشن کے موزے جو) پہنے جاتے ہیں اُن پر منتہج جائز نہیں، اُن کو اُتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔ وضو کر کے (موزہ) پہنا ہو، یعنی پہننے کے بعد اور حدث (یعنی وضو ٹوٹنے والے کسی عمل) سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اُس وقت میں وہ شخص باوضو ہو، خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے، بعد میں وضو پورا کر لیا۔ اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث (یعنی وضو توڑنے والی کسی چیز) سے پہلے موئخ ہاتھ دھولیے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورانہ کیا اور حدث (یعنی وضو ٹوٹنے والا عمل) ہو گیا تواب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔<sup>(۱)</sup> مزید تفصیلات کے لئے ”بہار شریعت“ دیکھ لیجئے۔

## چھینک کا جواب دینا واجب ہے

**سوال:** اگر کسی کو چھینک آئے اور وہ ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہے تو کیا مجلس میں موجود سب لوگوں پر ”يَرْحَمُكَ اللّٰهُ“ کہنا واجب ہے؟<sup>(۲)</sup>

**جواب:** اگر مجلس میں موجود کوئی ایک بھی اتنی آواز سے ”يَرْحَمُكَ اللّٰهُ“ کہہ دے گا کہ چھیننے والے کو آواز پہنچ جائے تب بھی واجب آدا ہو جائے گا۔<sup>(۳)</sup> البته بہتر یہ ہے کہ سارے ”يَرْحَمُكَ اللّٰهُ“ کہیں۔ تقویٰ اور ہی چیز ہوتی ہے۔ ایک بزرگ حضرت امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا عجیب و غریب واقعہ ہے کہ ”آپ ایک مرتبہ دریا کے کنارے سے گزر رہے تھے کہ ایک کشتی گزری، کشتی میں کسی نے چھینک ماری اور الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا، اب کشتی تو آگے نکل گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ

1 ..... بہار شریعت، ۱ / ۳۶۳ - ۳۶۴، حصہ: ۲۔

2 ..... یہ سوال شعبہ ملفوظات امیر الٰی سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر الٰی سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظات امیر الٰی سنت)

3 ..... بد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی الیبع، ۹ / ۲۸۳۔

پریشان ہو گئے کہ اُس شخص کو ”یَرْحَمَكَ اللَّهُ“ کیسے سناؤں؟ آپ نے فوراً ایک کشتم کرائے پر لی اور اُس کشتم کے پیچھے جا کر انہوں نے زور سے ”یَرْحَمَكَ اللَّهُ“ کہا، پھر واپس لوٹ آئے۔<sup>(۱)</sup> ہمارے ہاں تلوگوں کو ”یَرْحَمَكَ اللَّهُ“ کہنا بھی نہیں آتا، بلکہ چھینک آجائے تو ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہنا بھی نہیں آتا، حالانکہ ”تفسیر خزانہ العرفان“ میں لکھا ہے کہ چھینک آنے پر اللہ پاک کی حمد کرنا یعنی ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہنا مستحب موکّد ہے۔<sup>(۲)</sup> لوگ نہ مستحب موکّدہ ادا کرتے ہیں اور نہ ہی چھینک کا جواب دے کر واجب ادا کرتے ہیں۔ عوام ان چیزوں سے بہت دور ہے۔ اگر دعوتِ اسلامی کے مذمی ماحول سے والستہ ہو کر عاشقان رسول کی صحبت میں رہیں گے، اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں آتے رہیں گے اور مکتبۃ المدینہ کی کتابیں پڑھتے رہیں گے تو ان شاء اللہ سب چیزیں آہستہ سیکھتے جائیں گے۔ البته جو فرائض اور واجبات ہیں اُن کا فوراً جانا واجب ہے،<sup>(۳)</sup> ان چیزوں کو جلدی جلدی سیکھنے کے لئے اچھا خاصاً وقت دینا ہو گا۔

## قطبِ مدینہ کامبارک حملیہ

**سوال:** آپ کے پیر و مرشد قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ کیسا تھا؟ (SMS کے ذریعے موال)

**جواب:** اُن کی پرانی تصویریں لوگوں نے سنبھال کر کھی ہوئی ہیں اور Viral (یعنی عام) بھی ہوتی رہتی ہیں۔ ڈیجیٹل تصویر میں کوئی خرج نہیں ہے جب تک موبائل وغیرہ میں رہے، البته اس کا پرنٹ آوٹ نکلا تو اب یہ ناجائز ہو جائے گا۔<sup>(۴)</sup> میرے پیر و مرشد سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا قد در میانہ تھا۔ داڑھی مبارک یوں تو سفید تھی، لیکن کہیں کچھ کچھ کالے بال بھی تھے۔ سفید گرتا شلوار اُن کا لباس تھا، اس کے علاوہ کوئی رنگیں لباس نہیں پہننے تھے۔ جن دنوں میں اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا اُن دنوں شاید آپ کے گھٹنوں میں کافی تکلیف تھی، اس لئے تشریف فرماتے تھے، مجھے یاد نہیں ہے کہ اُنہیں چلتے پھرتے دیکھا ہو۔

۱۔ فتح الباری، کتاب الادب، باب لا یشمت العاطس اذا لم يحمد الله، ۱۱/۵۱۲، تحت الحدیث: ۲۲۲۵۔

۲۔ تفسیر خزانہ العرفان، الفاتحہ، ص: ۳۔

۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۴۲۴-۴۲۳ ماخوذًا۔

۴۔ دریخت امار مع مرد المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... الخ، مطلب اذ اترد الحكم... الخ، ۲/۵۰۶۔

## اُلٹے ہاتھ سے مصافحہ کرنا کیسا؟

**سوال:** کیا بغیر کسی وجہ کے اُلٹے ہاتھ سے مصافحہ کرنا گناہ ہے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

**جواب:** اُلٹے ہاتھ سے مصافحہ کرنا عدالت کے خلاف ہے۔<sup>(1)</sup> دونوں ہاتھوں سے اس طرح مصافحہ کرنا کہ ہاتھوں میں کوئی چیز حائل نہ ہو عدالت ہے۔<sup>(2)</sup> بعض لوگ صرف انگلیاں ملا دیتے ہیں، بعض قوموں میں تالی کے انداز میں دونوں ہاتھ ملانے کا رواج ہے۔ بس دوسری قوموں کی دیکھا دیکھی پاکستانی بھی یہ انداز پہنانا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہیں۔

## دِل کی بیماری کا مجرب روحانی علاج

**سوال:** میرے والد کو چند دن پہلے دل کی تکلیف ہوئی تھی، آپ سے عرض ہے کہ دل کی بیماری کے لئے کوئی روحانی علاج ارشاد فرمادیجئے۔ (عین الرحمٰن۔ میر پور کشمیر)

**جواب:** اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے آپ کے والد صاحب کو صحیت کاملہ، عاجله نصیب فرمائے اور سارے مریضوں پر رحمت کی نظر کرے۔ مُحَدِّث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصنفو عظیم صاحب نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ”میرے دل میں کچھ تکلیف ہوئی تو میں اپنے اُستادِ محترم حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز صاحب مُحَدِّث مبارک پوری رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”حضرور! میں تو گیا، اب میر اکیا ہو گا! مجھے دل کی تکلیف ہو گئی ہے۔“ یہ سن کر انہوں نے دم وغیرہ کیا، دعا فرمائی اور مجھ سے فرمایا: پانچوں نمازوں کی فرض رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے ہی فوراً سید حابا ہاتھ دل پر رکھیں اور 11 مرتبہ پڑھیں: ﴿الاٰذنْ كِيَ اللَّهُ تَعَظِّمَ إِنَّ الْقَوْبَطِ﴾<sup>(3)</sup> مُحَدِّث کبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی دو چار دن ہی یہ عمل کیا ہو گا کہ میں بالکل ٹھیک ہو گیا، میری تکلیف ختم ہو گئی اور (جس وقت بیان دیا تھا اس کے مطابق) الْحَمْدُ لِلَّهِ اب 38 سال ہو چکے ہیں، مجھے دل کی تکلیف تو کیا، کبھی کھبر اہٹ بھی نہیں ہوئی۔“

یہ بہت پیارا ورژن ہے۔ جن کو دل کی تکلیف ہے وہ بھی یہ وظیفہ کریں اور جن کو دل کی تکلیف نہیں ہے وہ بھی

۱..... رد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، ۹/۲۹۰ ماخوذًا۔

۲..... رد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، ۹/۲۹۰ ماخوذًا۔

۳..... پ ۲۸، الرعد: ترجیحة کنز الایمان: گن لواہ اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

کر لیں تو اچھی بات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ امام کے لئے یہ وظیفہ کرنا دشوار ہو، کیونکہ مقتدی آواز لگانا شروع کر دیں گے کہ ”مولانا دعا کروادو!“ تو اگر کوئی فساد نہ ہو تو موقع کی مبنای سبتو سے امام صاحب بھی یہ وظیفہ پڑھ لیں۔

## میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ حُسنِ طَنَّ رکھیں

**سوال:** میں اپنی بیوی پر بہت شک کرتا ہوں، حالانکہ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اس کا کوئی حل بتا دیجئے۔ (SMS کے ذریعے سوال)

**جواب:** اگر یہ شک بدگمانی کی حد تک ہے اور دوسروں کے سامنے اس کا اظہار بھی ہو جاتا ہے تو توہہ فرض ہے۔<sup>(۱)</sup> بدگمانی، دل کی غیبت ہوتی ہے۔<sup>(۲)</sup> اگر صرف شک پیدا ہوتا ہے اور اس کو آدمی ٹالتا رہتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔<sup>(۳)</sup> بدگمانی سے بچنا ہی ہو گا، کیونکہ حدیث پاک میں ہے: ”حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔“ یعنی مسلمان کے بارے میں اچھا گمان اچھی عبادتوں میں سے ہے۔<sup>(۴)</sup> اس نے اچھا گمان رکھنا ہی پڑے گا، یہ لازم ہے۔ بلکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مومن کے معاملے کو اچھے پہلو پر محمول کرنا واجب ہے۔<sup>(۵)</sup> یعنی مسلمان کی کسی بات پر گناہ بھرا پہلو گھسیٹ کر نہیں لانا چاہیے، بلکہ لازم ہے کہ اچھا پہلو تلاش کرے اور اگر اچھا پہلو ملتا ہے تو اسی کو OK کرے۔

مجخاری شریف میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ایک حکایت ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا: اے آدمی! تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: وَاللَّهِ (یعنی اللہ کی قسم)! میں نے چوری نہیں کی۔ جب اس شخص نے قسم کھائی تو آپ پر خوف خدا کا غلبہ ہو گیا اور آپ نے فرمایا: میری آنکھوں نے دھوکا کھایا ہے۔“<sup>(۶)</sup> یہ کتنا بڑا کمال معاملہ ہے کہ ایک مومن خدا کی قسم کھارہا ہے تو پھر

۱ ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/۲۱۲ ماخوذًا۔ بہار شریعت، ۳/۵۳۸، حصہ: ۱۶ ماخوذًا۔

۲ ..... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفاظ والاحقون والصحبة... الخ، الباب الثانی، ۲/۲۲۱، احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۶۲۲۔

۳ ..... عمدة القارئ، کتاب النکاح، باب لا يخطب على خطبة أخيه... الخ، ۱۳/۹۶، تحت الحدیث: ۵۱۳۳۔

۴ ..... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن العبادة، ۳/۳۸۷، حدیث: ۳۹۹۳۔

۵ ..... فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۲۲ ماخوذًا۔

۶ ..... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب واذکر فی الكتاب مریم... الخ، ۲/۳۵۸، حدیث: ۳۲۳۳ ماخوذًا۔

میں کیسے کہہ دوں کہ ”تو جھوٹی قسم کھارہا ہے۔“ اس میں ہمارے لئے درس ہے کہ جتنا ہو سکے حسن ظن ہی رکھنا ہے۔ مثلاً ہم نے کسی کو 100 کا گراہونوٹ اٹھاتے ہوئے دیکھا، تو یہ سوچنے کے بجائے کہ ”یہ چوری کر رہا ہے“ یہ سوچیں کہ ”اُسی کا ہو گا اور گر گیا ہو گا۔“ اگر حسن ظن کا پہلو نکل سکتا ہے تو زکالا جائے۔

مؤمن کے بارے میں اچھا گمان قائم کرنا چاہیے اور میاں بیوی کو تو اچھا گمان رکھنے کی زیادہ ضرورت ہے کہ تب ہی گھر چلے گا، ورنہ گھر ٹوٹ جائے گا، کیونکہ شک کی بنیاد پر طلاق ہو جاتی ہے۔ میں نے ایسا دیکھا ہے۔ ایک شخص تھا، اُسے بھی اپنی بیوی پر بڑا شک تھا، اُس کے بھائی نے مجھے اُس سے ملوایا، میں نے اُسے بہت سمجھایا، لیکن وہ بولا کہ میرا شک ختم ہی نہیں ہوتا۔ بالآخر اُس نے بے چاری کو تین طلاقوں دے دیں۔ اگر وہ واقعی کچھ غلط کر بھی رہی ہے تو اس بارے میں آپ سے تھوڑی قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ آپ تو حسن ظن ہی رکھیں۔ اگر بیوی بالکنی میں کھڑی ہوئی ہے تو یہ بدگمانی کیوں کر رہے ہیں کہ ”سامنے والے گھر میں جور ہتا ہے اُس سے نظر بازی کرتی ہے یا اُس سے اس کی ترکیب بنی ہوئی ہے۔“ حالانکہ اُس بے چاری کو اس بات کا پتا بھی نہیں ہو گا۔ اسی طرح بیوی بھی شوہر کے بارے میں بدگمانی نہ کرے کہ ”یہ فلاں سے ترکیب کرتا ہے، فون پر لمبی لمبی باتیں اُسی سے کرتا ہے، اُس چڑیل سے اس کا رابطہ ہے، اُسی سے لگا رہتا ہے۔“ اب جس بے چاری کو یہ چڑیل کہہ رہی ہے اُس کو خواب میں بھی پتا نہیں ہوتا۔ شوہر اپنے کسی دوست سے کوئی کاروباری بات کر رہا ہوتا ہے اور یہ سمجھ رہی ہے کہ اُس سے بات کر رہا ہے۔ اس طرح شیطان لڑائیاں کرواتا ہے۔

**مجھے** ایک روایت یاد آرہی ہے جس کا مضمون کچھ یوں ہے کہ ”شیطان اپنا تخت دریا پر بچاتا ہے، اُس کے چیلے جمع ہوتے ہیں، پھر وہ پوچھتا ہے کہ تم نے کیا کیا؟ کوئی کہتا ہے کہ شراب پلوادی، کوئی کہتا ہے کہ جھوٹ بلوادی۔ پھر ایک کہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی میں جدائی کر واڈی۔ یہ سُن کر شیطان اٹھتا ہے اور عڑت کے ساتھ اُسے اپنے برابر میں تخت پر بٹھا کر کہتا ہے کہ کام تو بس تو نے کیا ہے۔“<sup>(1)</sup> یوں شیطان اُس سے خوش ہوتا ہے۔ جس کو جو چیز پسند ہوتی ہے وہ اُس کو پانے کے لئے زیادہ کوشش بھی کرتا ہے۔ آپ کو جو کچھ پسند ہے آپ ضرور چاہیں گے کہ وہ مجھے مل جائے اور اُس کے لئے کوشش بھی کریں

۱ مسلم، کتاب صفات المناققین و احکامہم، باب تحریش الشیطان... الخ، ص ۱۱۵۸، حدیث: ۱۰۶، ماخوذًا۔

گے۔ شیطان کو پسند ہے کہ میاں بیوی اٹڑپڑیں اور ان میں طلاق ہو جائے۔ اس کے لئے پہلے گناہوں اور غنیتوں کے دروازے ٹھکلتے ہیں، میاں بیوی ایک دوسرے کے جانی دشمن بنتے ہیں اور پھر طلاق ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے ذہن سے شک بالکل نکال دیں اور بیوی کے لئے دعا کریں۔ یہ ذہن بنالیں کہ میری بیوی الْحَمْدُ لِلّٰهِ اچھی ہے، کیونکہ وہ اللہ کا نام یعنی ہے اور نماز پڑھتی ہے۔ بالفرض نماز نہیں بھی پڑھتی تو کم از کم مسلمان تو ہے۔ آپ کوشش کر کے اُسے نمازوں میں لگادیں اور خود بھی نماز پڑھیں، یوں نیکیاں کریں اور آپس میں پیار محبت سے رہیں، ورنہ اس طرح اولاد بھی تباہ ہو جاتی ہے اور جب گھر ٹوٹتا ہے تو وہ در بدر بھی ہو جاتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں جھگڑوں سے بچائے اور کاش! سب مسلمانوں کے گھر امن کے گھوارے بن جائیں۔

## جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ

**سوال:** اگر امام رکوع میں ہو تو مقتدی کس طریقے سے جماعت میں شامل ہو گا؟ (حافظ محمد حذیفہ عطاری۔ لاذھی کراچی)

**جواب:** کھڑے کھڑے ایک بار اللہ اکبر کہے گا تو یہ قیام ہو جائے گا، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے گا۔ اگر امام کے ساتھ رکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہو گئی، مثلاً امام ابھی اتنا جھکا ہوا تھا کہ اگر پاتھ بڑھائے گا تو گھٹنے تک پہنچ جائیں گے جو رکوع کا ادنیٰ درجہ بھی ہے، اور اسی کیفیت میں یہ امام کے ساتھ مل گیا تو اُسے رکوع عمل گیا۔<sup>(1)</sup>

## جانور پیچ کر میلاد کا لنگر کرنا کیسا؟

**سوال:** اگر کسی نے میلاد کے لنگر کے لئے جانور پالا ہو تو کیا وہ اُس جانور کو پیچ کر آدمی رقم اس سال اور بقیہ آدمی رقم اگلے سال میلاد کے لنگر میں خرچ کر سکتا ہے؟ (محمد عمران عطاری۔ لاذھی کراچی)

**جواب:** اگر اسی سال جانور قربان کرنے کی نیت کی تھی تو اسی سال کر لینا چاہیے۔ لیکن چونکہ ایسا کرنا اُس پر واجب نہیں ہوا تھا<sup>(2)</sup> اس لئے اگر جانور پیچ کر آدمی آدمی رقم کر کے بھی میلاد کا لنگر کرتا ہے تب بھی صحیح ہے۔ اگر بالفرض ارادہ بدل دے اور لنگر ہی نہ کرے تب بھی گناہ گار نہیں ہے، لیکن جب نیت کی ہے تو اس سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔

۱ ..... فتاویٰ هندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الادل، الفصل الاول، ۱/۰۷ ماخوذًا۔

۲ ..... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/۵۸۹ ماخوذًا۔

# فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
5	چھینک کا جواب دینا واجب ہے	1	ڈرود شریف نہ پڑھنے کا نقصان
6	قطب مدینہ کا مبارک خلیہ	1	مظلوم جانور کی امداد
7	اُٹھے ہاتھ سے مصافحہ کرنا کیسا؟	2	دُولھاؤں کا ایک دوسرے کے تھائف استعمال کرنا کیسا؟
7	دل کی بیماری کا مجرب روحاںی علاج	2	کیا کبریاں پالنا شہرت ہے؟
8	میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ حُسن ظن رکھیں	3	کیا سلام کا جواب با آواز بلند دینا واجب ہے؟
10	جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ	3	تجارت کے مسائل نہ سیکھنا کیسا؟
10	جانور پیچ کر میلاد کا لئنگر کرنا کیسا؟	4	مسح کرنے کے لئے موزہ کیسا ہونا چاہیے؟

## مأخذ و مراجع

قرآن مجید	کلام الہی	مصنف / مؤلف / متوفی	****
کتاب کام	تفسیر خزانہ العرفان	مطبوعات	****
تفسیر خزانہ العرفان	صدر الافتاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	کتبیۃ المدینہ کراچی	صدر الافتاضل سید نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ
بعاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۳۱۹ھ	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسا یوری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربي بیروت ۱۴۲۷ھ	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسا یوری، متوفی ۲۶۱ھ
ابوداؤد	امام ابو داود سليمان بن الاشعث الاذدي صحیتی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربي بیروت ۱۴۲۲۱ھ	امام ابو داود سليمان بن الاشعث الاذدي صحیتی، متوفی ۲۷۵ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱۳ھ	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ
فردوس الاخبار	شیر ویہ بن شهر دارین شیر ویہ الدلیلی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱۸ھ	شیر ویہ بن شهر دارین شیر ویہ الدلیلی، متوفی ۵۰۹ھ
فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ	امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی، متوفی ۸۵۶ھ
عمدة القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد اعلیٰ، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد اعلیٰ، متوفی ۸۵۵ھ
مرآۃ المتأخر	حکیم الامت مفتی احمد یار خان یعنی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن اقبال کیشمزلہ ہور	حکیم الامت مفتی احمد یار خان یعنی، متوفی ۱۳۹۱ھ
درمنختار	علاء الدین محمد بن علی حصافی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ	علاء الدین محمد بن علی حصافی، متوفی ۱۰۸۸ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عبدالین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ	سید محمد امین ابن عبدالین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ
فتاویٰ هندیہ	ماناظم الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ	ماناظم الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۲۷ھ	رشاد فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۲۷ھ
بہار شریعت	مفکی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۲۷ھ	کتبیۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	مفکی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۲۷ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ
احیاء العلوم (متترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	کتبیۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ
سبع سنابل	سید حضرت میر عبد الواحد بلگرامی، متوفی ۱۰۱۷ھ	مکتبہ قادریہ لاہور	سید حضرت میر عبد الواحد بلگرامی، متوفی ۱۰۱۷ھ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ النَّبِيِّنَ اَنَّا بَعْدَ فِي الْعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ وَنِمَّا لِلّٰهِ الْأَعْلَمُ

## نیک تہذیب بنے کیلئے

ہر شعرات بعد نماز مغرب آپ کے بیان ہونے والے دعوت اسلامی کے بندوق اور ستوں بھرے اجتماع میں رضاۓ الہی کے لیے اپنی اپنی سنتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﴿ ستوں کی تربیت کے لیے مدنی قائلے میں عاشقان رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ﴿ روزانہ ”غور و فکر“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر اسلامی ماہ کی ہیلی تاریخ اپنے بیان کے ذمے دار کو بنیٹ کروانے کا معمول بنائیجئے۔

**میرا مذہبی مقصد:** ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔



ISBN 978-969-631-642-8



0125728



فیضان مدینہ، مکتبہ سوراگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: [www.maktabatulmadinah.com](http://www.maktabatulmadinah.com) / [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)  
Email: [feedback@maktabatulmadinah.com](mailto:feedback@maktabatulmadinah.com) / [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)